خدا کے قہری نشان

(پیشگوئی زار روس پر استہزاء کرنیوالوں کو جواب)

از

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا"۔

خدا کے قہری نشان

پرسوں بروز بدھ مجھے کچھ ٹریکٹ ملے جن میں حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی متعلق زار پر کچھ اعتراض تھے اور تمسخر کیا گیا تھا۔

میں نے جب ان اشتہارات کو پڑھا تو میرے دل کو اس سے سخت صدمہ ہوا کہ اس وقت مسلمانوں کی حالت کہاں سے کہاں تک پہنچ گئی ہے کہ وہ اسلام کی فتح پر بجائے خوش ہونے کے ناراض ہوتے ہیں اور بجائے ایمان میں بڑھنے کے کفر کی طرف قدم اٹھاتے ہیں اور بجائے خدا تعالیٰ کے مأمور کی شناخت کرنے کے دوسرے کے لئے بھی گمراہی کا موجب بنتے ہیں بلکہ اس پر فخر کرتے ہیں اور میرے دل سے اپنے رب کے حضور ایک فریاد اٹھی کہ اے خدا تُو ہی اس کا جواب ان نادانوں کو دے تاکہ یہ سمجھیں کہ ان کی بھلائی کس بات میں ہے اور ان کی ہلاکت کس امر میں۔

مجھے تعجب ہے کہ اس بات کے ثابت کرنے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ نے جو ایک شدید آفت کی نسبت پیش گوئی کی تھی اس سے مراد یقیناً زلزلہ تھا۔ کاتب اشتہار نے دیانتداری سے کام نہیں لیا وہ براہین احمدیہ حصہ پنجم سے ایک حوالہ نقل کرتا ہے کہ "پھر آپ خود سوچ لیں کہ یہ پیش گوئی گول مول کیسے ہوئی جب کہ صریح اس میں زلزلہ کا نام بھی موجود ہے اور یہ بھی موجود ہے کہ اُس میں ایک حصہ ملک کا نابود ہو جائے گا۔ اور یہ بھی موجود ہے کہ وہ میری

زندگی میں آئے گا۔" صفحہ ۹۰ سطر ۹۔ (روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۲۵۱،۲۵۰) لیکن یہ حوالہ جو اس نے نقل کیا ہے آئندہ پیش گوئی کے متعلق ہے ہی نہیں بلکہ سائل کے اس سوال کے جواب میں یہ تحریر لکھی گئی ہے کہ ۴۔ اپریل کا زلزلہ آپ کی پیش گوئی کے مطابق کس طرح کہلا سکتا ہے۔ چنانچہ سائل کا اگلا فقرہ خود اس امر کی تصدیق کرتا ہے۔ وہ لکھتا ہے "جناب مقدس مرزا صاحب نے دوبارہ زلزلہ آنے کی خبر دی ہے مگر ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے کہ مجھے علم نہیں دیا گیا کہ وہ کوئی زلزلہ ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے اور مجھے علم نہیں دیا گیا کہ ایسا حادثہ کب ہو گا۔" صفحہ ۹۱ یہ فقرہ صاف بتا رہا ہے کہ سائل کا پہلا سوال پہلے زلزلہ کے متعلق تھا جو پورا ہو چکا۔ اور دوسرا سوال آئندہ کی پیش گوئی کے متعلق تھا۔ اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آئندہ آنے والی خبر کے متعلق اسی وقت کہہ دیا گیا تھا کہ اس کی مراد زلزلہ کے سوا اور کوئی آفت شدیدہ بھی ہو سکتی ہے۔ اور جو جواب حضرت مسیح موعودؑ نے سائل کو دیا ہے اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ ضروری نہیں کہ زلزلہ ہی آئے بلکہ ممکن ہے کہ کوئی اور آفت شدیدہ ہو۔ چنانچہ جو حوالجات کاتب اشتہار دیتا ہے وہ بھی بتا رہے ہیں کہ آپ نے اس بات کا اظہار کر دیا تھا کہ بعید نہیں کہ زلزلہ سے مراد کوئی اور آفت ہو۔ چنانچہ وہ ایک حوالہ براہین احمدیہ سے لکھتا ہے۔ "ہم نے کب اور کس وقت اپنی پیشگوئیوں کے الفاظ کے یہ معنی کئے ہیں کہ ان سے مراد زلزلہ نہیں ہے بلکہ ہم تو کہتے ہیں کہ اکثر اور اغلب طور پر زلزلہ کے لفظ سے مراد زلزلہ ہی ہے۔" یہ الفاظ صاف ظاہر کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کو یہ خیال ضرور تھا کہ زلزلہ سے مراد کوئی اور آفت بھی ہو سکتی ہے چنانچہ اس بات کی تائید میں ہم کچھ اور حوالہ جات بھی نقل کرتے ہیں ضمیمہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۹۶ پر آپ تحریر فرماتے ہیں کہ "تعجب کہ ہم بار بار کہے جاتے ہیں کہ ظنِ غالب کے طور پر زلزلہ سے مراد ہماری پیش گوئیوں میں زلزلہ ہی ہے اور اگر وہ نہ ہو تو ایسی خارق عادت آفت مراد ہے جو زلزلہ سے شدید مناسبت رکھتی ہو اور پورے طور پر زلزلہ کا رنگ اس کے اندر موجود ہو۔ پھر بھی معترض صاحب کی اس قدر الفاظ سے تسلی نہیں ہوتی۔" اسی طرح براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۲۰ پر فرماتے ہیں "ممکن ہے یہ معمولی زلزلہ نہ ہو بلکہ کوئی اور شدید آفت ہو جو قیامت کا نظارہ دکھلاوے جس کی نظیر کبھی اس زمانہ نے نہ دیکھی ہو اور جانوں اور عمارتوں پر سخت تباہی آوے۔" (روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۵۱،۱۵۰) ان عبارتوں کے پڑھنے سے ہر ایک صاحب دانش معلوم کر سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے آنے والی آفت کو

یقینی طور پر کبھی بھی زلزلہ نہیں قرار دیا بلکہ ہمیشہ احتمال بتایا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسی آفت مراد ہو جس سے جانوں اور عمارتوں پر سخت تباہی آوے۔ اب غور کر کے دیکھو کہ زلزلہ کے سوا وہ اور کونسی آفت ہے جس سے جانوں اور عمارتوں پر سخت تباہی آسکتی ہے اور جس کو زلزلہ سے مشابہت تامہ ہوتی ہے کیا وہ جنگ ہی نہیں۔ خود قرآن کریم میں جنگ کو زلزلہ سے مشابہت دی گئی ہے جیسا کہ حضرت سلیمانؑ کے حملہ پر ملکہ سبا کا قول نقل فرماتا ہے کہ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً۔ (النمل: ۳۵) یعنی جنگ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب ایک بادشاہ فاتحانہ طور پر دوسرے ملک میں داخل ہوتا ہے تو اوپر کے طبقہ کو نیچے کر دیتا ہے اور یہی حال زلزلہ شدید کا بیان فرماتا ہے جیسا کے حضرت لوطؑ کی قوم کی نسبت فرماتا ہے جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا۔ (ہود: ۸۳) کہ اس کے اوپر کے طبقہ کو نیچے کا طبقہ بنا دیا پس جنگ کو زلزلہ سے نہایت گہری مشابہت ہے کہ جسمانی لحاظ سے بھی اور طبقات مختلفہ کے لحاظ سے بھی اس کا فعل زلزلہ کی طرح ہوتا ہے خصوصاً اس زمانہ کی جنگیں کہ جن میں کثرت سے سرنگیں اڑائی جاتی ہیں وہ تو بالکل ہی زلزلہ کے رنگ میں ہوتی ہیں۔

اب رہا یہ اعتراض کہ حضرت مسیح موعودؑ نے لکھا ہے کہ وہ زلزلہ اس ملک میں آئے گا اور آپ کی زندگی میں آئے گا یہ دونوں اعتراض قلت تدبر کا نتیجہ ہیں پہلے اعتراض کا تو یہ جواب ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے یہ نہیں لکھا کہ وہ زلزلہ دوسرے ملک میں نہیں آئے گا۔ بلکہ صاف طور پر فرمایا ہے کہ وہ آفت شدیدہ دیگر ممالک میں بھی آئے گی چنانچہ آپ فرماتے ہیں "اے یورپ! تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا! تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں" (حقیقۃ الوحی ـــــ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۶۹) اسی طرح خود وہ اشعار جن میں موجودہ جنگ کی خبر ہے بتارہے ہیں کہ یہ آفت عام ہو گی اور سب دنیا پر آئے گی۔ جیسا کہ فرماتے ہیں۔

مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن وانس
زار بھی ہو گا تو ہو گا اس گھڑی باحالِ زار

پس جب کہ حضرت مسیح موعودؑ اس موعود آفت کا مورد تمام بنی نوع انسان کو اور خصوصاً زار روس کو جو ہندوستان سے سات ہزار میل پر رہتا ہے قرار دیتے ہیں تو یہ کہنا کہ وہ آفت

ہندوستان کے سوا اگر کسی اور جگہ بھی آئی تو اس سے پیش گوئی کی صداقت میں نقص آتا ہے کیسی جہالت کی بات ہے۔ ہاں یہ اعتراض اس وقت ہو سکتا تھا جبکہ ہندوستان اس سے بچا رہتا لیکن کیا یہ واقعہ ہے کہ ہندوستان اس آفت کے صدمہ سے محفوظ ہے۔ کیا ہزاروں لاکھوں ابنائے ہند دنیا کے دور دراز ملکوں میں زیر زمیں دبے ہوئے اس امر کی شہادت نہیں دے رہے کہ ہندوستان بھی اس آفت شدیدہ کے صدمے سے محفوظ نہیں اور اپنا پورا حصہ لے رہا ہے۔ اس اشتہار کے لکھنے والے کو اگر کوئی شبہ ہو تو وہ پنجاب کے علاقہ میں پھر کر دیکھے کہ قریباً ہر شہر اور ہر بستی اپنے ان عزیزوں پر ماتم کر رہی ہے۔ جو مختلف میدانوں میں دشمنان امن و صلح کی گولیوں کی نذر ہوئے۔ اور جنہوں نے اپنے محسن بادشاہ اور عزیز ملک کے لئے اپنے خونوں کو پانی کی طرح بہا دیا۔

ہاں وہ ان مصیبت زدہ ماؤں اور بیوہ عورتوں اور یتیم بچوں اور بوڑھے باپوں سے سوال کرے جن کی آنکھوں کے نور اور سر کے سایہ اور بڑھاپے کے اعضاء جاتے رہے اور ہمیشہ کی لئے جاتے رہے تا اسے معلوم ہو کہ یہ ہنسی کا وقت نہیں بلکہ رونے کی گھڑی ہے اور تا اسے معلوم ہو کہ خدا کی باتیں کس طرح زبردست طور پر پوری ہوتی ہیں۔

اب رہا یہ سوال کہ حضرت مسیح موعودؑ نے لکھا ہے کہ وہ زلزلہ یا آفت شدیدہ آپ کی زندگی میں آئے گی تو اس کا یہ جواب ہے کہ بے شک حضرت مسیح موعودؑ نے ایسا ہی لکھا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی حکمت کاملہ نے چاہا کہ اس کے برخلاف ہو اور وہ وقت بجائے حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں آنے کے آپ کے کسی اور موعود کے وقت میں آوے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ دعا الہاماً سکھائی کہ رَبِّ اَخِّرْ وَقْتَ ھٰذَا اے خدا تو اس آفت کے وقت کو پیچھے ڈال دے۔ اور پھر اس کا جواب یہ دیا کہ اَخَّرَهُ اللّٰهُ اِلٰی وَقْتٍ مُّسَمًّی یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کو اس وقت تک جو بیان ہو چکا ہے پیچھے ڈال دیا۔ (تذکرہ صفحہ ۶۰۶ - ایڈیشن چہارم)

پس اس الہام نے بتا دیا تھا کہ اب وہ زلزلہ آپ کے سامنے نہیں آئے گا۔ لیکن یہ بھی بتا دیا تھا کہ جو وقت بتایا گیا تھا اس کے اندر ہی آئے گا کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ وقت جو مقرر ہو چکا ہے اس تک ہم نے پیچھے کر دیا ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے زلزلہ کی میعاد کے متعلق دو باتیں بیان کی ہیں۔ ایک یہ کہ آپ کی زندگی میں ہو گا اور دوسری یہ کہ سولہ سال کے اندر ہو گا۔ پس جب کہ آپ کی زندگی کے متعلق الہام نے بتا دیا کہ اس میں یہ واقعہ

نہیں ہو گا۔ اور پھر یہ بھی فرمادیا کہ جو وقت کہا گیا ہے اس کے اندر یہ واقعہ ہو گا تو معلوم ہو گیا کہ گو آپکی زندگی میں یہ واقعہ نہ ہو گا مگر سولہ سال کے اندر ہو گا اور ایسا ہی ہوُا۔ الہام کے دس سال کے بعد گیارھویں سال یہ الہام پورا ہوُا۔

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زلزلہ کے الہامات پر اپنے مکان کو چھوڑ کر باہر خیموں میں کچھ مدت رہائش کی اور یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ آپکی مراد زلزلہ سے زلزلہ ہی تھا۔ تو یہ اعتراض درست نہیں کیونکہ جب کہ الفاظ الہام میں زلزلہ کا ذکر تھا تو احتیاطاً ایسا کرنا ہرگز اس پیش گوئی کی عظمت میں کمی نہیں لاتا۔ یہ انبیاءؑ کا طریق ہے کہ وہ الہام کو ہر طرح پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو واقعہ حدیبیہ جو پیش آیا اسی قبیل سے تھا۔

ان الہامات کے متعلق یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعودؑ کو زلزلوں کے متعلق کئی الہامات ہوئے تھے۔ جن میں سے بعض ظاہر کرتے تھے کہ وہ زلزلہ اس ملک میں آئے گا۔ بعض ظاہر کرتے تھے کہ سب دنیا میں آئے گا۔ بعض ظاہر کرتے تھے کہ وہ آپ کی حیات میں آئے گا۔ اور درحقیقت یہ ایک زلزلہ نہ تھا بلکہ بہت سے زلزلے تھے۔ چنانچہ آپ کا یہ الہام کہ "چمک دکھلاؤں گا تم کو اس نشاں کی پنج بار" (۱۴مارچ ۱۹۰۶ء - تذکرہ صفحہ ۶۰۳) اس بات کا مظہر ہے کہ پانچ دفعہ اس قہری نشان کی سخت تجلی ہو گی اور بھی الہام تھے جو چھوٹے چھوٹے زلزلوں کی کثرت سے واقعہ ہونے کی خبر دیتے تھے مگر بہرحال پانچ دفعہ کا ذکر تو صاف الفاظ میں تھا۔ جن میں سے دو زلزلے تو حضرت صاحب کی زندگی میں آئے۔ ایک امریکہ میں اور ایک چلّی میں آیا اور یہ زلزلے ان الہامات کے بعد واقعہ ہوئے۔ اور ایک میں ڈیڑھ ہزار آدمی ہلاک ہوئے اور دوسرے میں اڑھائی ہزار۔ اور جو زخمی ہوئے ان کی تعداد تو بہت زیادہ ہے۔ اور ان کے واقعہ ہونے کے بعد کئی لوگوں کو جو صداقت پسند تھے اور ان پیشگوئیوں سے واقف تھے ہدایت بھی ہوئی۔ پس زندگی میں بھی بعض زلزلے آئے اور لوگوں کو ان سے ہدایت بھی ہوئی۔ اور ایک آفت جو زلزلہ سے کمال مشابہ تھی الہامات کے مطابق آپ کی وفات کے بعد بھی آئی۔ جس کا اثر جیسا کہ پیش گوئی میں بتایا گیا تھا ساری دنیا پر پڑا۔ اور سب بڑے اور چھوٹے انسان اس سے متأثر ہوئے اور یورپ براعظموں میں سے اور زار افراد میں سے خصوصاً اس آفت عظیمہ کا مورد بنا۔ اور بہت لوگوں نے ان نشانات کو دیکھ کر ہدایت بھی حاصل کی لیکن جو جنم کے اندھے

ہیں وہ اس روحانی سورج کو کہاں دیکھ سکتے ہیں۔ ان کا حال تو ہمیشہ سے یہی رہا ہے کہ مہ نورمے فشاند وسگ بانگ می زند۔ یہ لوگ خوب یاد رکھیں کہ زلزلوں کالانا بھی خدا تعالیٰ کی طاقت سے باہر نہیں۔ چنانچہ اسی دن کہ میرے پاس یہ اشتہار پہنچا جس میں حضرت صاحب کی اس پیش گوئی سے استہزاء کیا گیا تھا اور جسے پڑھ کر میرے دل میں درد پیدا ہُوا رات کے وقت ایک سخت دھکا آیا۔ اور گو اب تک تفصیلی حالات معلوم نہیں ہوئے مگر جہاں تک معلوم ہُوا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ زلزلہ بھی سخت تھا۔ بلکہ بعض لوگوں کے خیال میں ۴۔ اپریل کے زلزلہ سے سخت محسوس ہوتا تھا۔ چنانچہ دھرم سالہ سے ایک صاحب لکھتے ہیں۔

"آج قریباً ۳ بج کر ۱۷ منٹ پر بوقت رات نہایت سخت زلزلہ آیا۔ اور قریباً نصف منٹ تک زمین برابر تھراتی رہی اور تمام مکان پھٹ گئے۔ اور اکثر مکان اور دکانات گر گئیں۔ اور ٹیکہ چوہلہ کے تمام مکانات گر گئے اور باغیچہ ٹوا کے مکانات گر جانے سے ایک آدمی دب کر مرگیا اور کچھ زخمی ہوئے۔"

پھر لکھتے ہیں "یہ زلزلہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ سے زیادہ ہُوا۔" یہ حال تو ابھی مجمل ہے جب تفصیلات شائع ہوں گی تو نہ معلوم کیا حال ظاہر ہو گا۔ مگر جس قدر بھی اس وقت تک معلوم ہو سکا ہے وہ بھی غافلوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ اور اس میں بھی دو نشان ہیں۔ ایک تو یہ کہ حضرت مسیح موعودؑ کی پیش گوئی کہ بار بار زلزلے آئیں گے پوری ہوئی اور دوسرے یہ کہ بعض دریدہ دہنوں کے اعتراضات کے جواب میں خدا تعالیٰ نے فوراً ہی اس الہام کو پورا کیا اور بتایا کہ نادانو! میرے پاس زلزلہ بھی ہے۔ اور اس ملک کے لوگ زلزلوں کے دھکّے کھا کر اپنی شوخی چھوڑنا چاہتے ہیں تو میں اس کے لئے بھی تیار ہوں۔

یہ گمان مت کرو کہ زلزلے تو آیا ہی کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ گمان سخت خطرناک ہے بہت سی قومیں ایسا گمان کرکے ہلاک ہو چکی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَۃٍ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَھْلَھَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّھُمْ یَضَّرَّعُوْنَ٥ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَکَانَ السَّیِّئَۃِ الْحَسَنَۃَ حَتّٰی عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰھُمْ بَغْتَۃً وَّھُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ (الاعراف: ۹۵، ۹۶) یعنی ہم نے کبھی کوئی رسول کسی بستی کی طرف نہیں بھیجا کہ اس کے بھیجنے کے ساتھ ہی وہاں کے لوگوں کو مالی و بدنی مصائب میں گرفتار نہ کیا ہو۔ اور اس سے غرض ہماری یہ ہوتی ہے کہ وہ لوگ خدا کے حضور عاجزی کریں۔ پھر ہم بدل دیا کرتے ہیں تکلیف

کے بدلے آرام۔ یہاں تک کہ لوگ بڑھنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تکلیف بھی اور سکھ بھی دونوں ہمارے باپ دادا کو بھی پہنچا کرتے تھے۔ پھر ان دکھوں میں نبیؑ کی صداقت کا کیا ثبوت ہے۔ پس ہم پکڑ لیتے ہیں ان کو اچانک اور وہ نہیں سمجھتے۔

پس یہ خیال ایک خطرناک خیال ہے اور ان لوگوں کا خیال ہے جو حق سے دور ہونے والے ہیں۔ حق یہی ہے کہ عام عذاب اسی وقت اور اسی زمانہ میں آتے ہیں جب پہلے کوئی رسول مبعوث ہو چکا ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا (بنی اسرائیل: ۱۶) یعنی ہم کبھی عذاب نہیں بھیجا کرتے جب تک اس سے پہلے رسول نہ بھیج لیا کریں۔ پس یہ عذاب اس قابل نہیں کہ ان کو معمولی سمجھو۔ یہ اس بات کی علامت ہے. کہ اس وقت خدا تعالیٰ کا کوئی رسول مبعوث ہو چکا ہے۔ جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے کہ ان ایام کے زلازل معمولی نہیں۔ بلکہ ان کی کثرت اور شدت کی مثال پہلے زمانوں میں نہیں پائی جاتی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے براہین احمدیہ میں یہ الہام شائع کیا تھا کہ۔

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا قُوَّةُ الرَّحْمٰنِ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الصَّمَدِ (روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۶۵ حاشیہ) اور اس کے بعد خدا تعالیٰ کے حملے زلزلوں کے رنگ میں بھی جس قدر ہوئے ہیں اگر دوسرے عذابوں کو نظر انداز کر کے انہی کو دیکھا جائے تو وہ آنکھوں والوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہیں۔ انسائیکلو پیڈیا میں تین صدیوں کے دنیا کے بڑے بڑے زلزلوں کی فہرست اور تعداد اموات دی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت کے زلزلوں کی نسبت وہ کس قدر حقیر تھے۔ ہم اس تین سو سال کے زلزلوں کو دو حصوں پر تقسیم کرتے ہیں۔ ایک براہین احمدیہ کے شائع ہونے کے بعد کا زمانہ اور ایک اس سے پہلے کا۔ تاکہ معلوم ہو کہ اس قلیل عرصہ میں کس قدر کثرت زلزلوں کی ہوئی اور کیسے سخت نقصان ہوئے ہیں اور اس سے پہلے کا کیا حال تھا وہ فہرست یہ ہے۔

تعداد اموات	ملک	زلزلہ کس سن میں آیا	تعداد اموات	ملک	زلزلہ کس سن میں آیا
ساٹھ ہزار	سسلی	۱۶۹۳ء	بائیس ہزار	ایلیپو	۱۸۲۲ء
اٹھارہ ہزار	لیا	۱۷۲۴ء	دس ہزار	کیلبیریا	۱۸۵۷ء

پچاس ہزار	لسبن	۱۷۵۵ء	بارہ ہزار	منڈوزا	۱۸۶۰ء
ساٹھ ہزار	کیلیبریا	۱۷۸۳ء	پچیس ہزار	پیرواور	۱۸۶۸ء
اکتالیس ہزار	کیوٹو	۱۷۹۷ء		ایکواڈور	
بارہ ہزار	کیراکس		تین ہزار	منیلا	۱۸۸۰ء

براہین احمدیہ کی اشاعت کے بعد کا زمانہ

دو ہزار	اسچیا	۱۸۸۳ء	ڈیڑھ ہزار	سان فرانسسکو	۱۹۰۶ء
پینتیس ہزار	کیراکیٹوا	۱۸۸۳ء	اڑھائی ہزار	ویلپیریز و چلی	۱۹۰۶
چھبیس ہزار	جاپان	۱۸۹۶ء	ایک ہزار	جمیکا	۱۹۰۷ء
بیس ہزار	مانٹ پیلی	۱۹۰۲ء	تین لاکھ	مینا اور کیلیبریا	۱۹۰۸ء
پندرہ ہزار	ہندوستان	۱۹۰۵ء			

اس گنتی کو دیکھو کہ پہلے دو سو نوے سال میں تین لاکھ تیرہ ہزار اموات زلزلوں سے ہوئیں ہیں اور گیارہ زلزلے آئے ہیں۔ اور ان چھبیس سال میں چار لاکھ تین ہزار اموات ہوئی ہیں۔ اور دس زلزلے آئے ہیں۔ گویا ایک لاکھ کے قریب ان سے زیادہ (یعنی سخت زلزلے) اور اس کے بعد اٹلی کا زلزلہ جو ۱۹۱۴ء میں آیا ہے۔ اور ٹرکی کا زلزلہ شامل کیا جائے۔ تو قریباً ایک لاکھ اموات اور دو زلزلے اور زیادہ ہو جاتے ہیں۔ پس غور کرو کہ تین سو سال میں جس قدر زلازل دنیا میں آئے تھے انکی اموات کی تعداد سے حضرت مسیح موعودؑ کے الہام کے بعد جو زلازل آئے ہیں ان میں اموات کی تعداد زیادہ ہے۔ اور قلیل عرصہ میں بہت سے زلزلے آئے ہیں۔ پھر دیکھو کہ کس طرح حضرت کے اس الہام کے بعد جس خاص طور پر زلزلے آنے اور قریب آنے کا ذکر تھا متواتر چار سال یعنی پانچ چھ سات اور آٹھ میں زلزلے آئے ہیں۔ اور ان چار سال میں اموات کی جو تعداد ہے وہ بھی اس تین سو سال کی اموات سے زیادہ ہے۔ یعنی تین سو سال میں تین لاکھ تیرہ ہزار اموات ہوئی ہیں۔ اور ان چار سال کے عرصہ میں حضرت صاحب کے دعوے سے پہلے تین سو سال کے زلزلوں کی اموات سے سات ہزار آدمی زیادہ مرے ہیں۔ فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ۔

آخر میں مَیں تمام طالبان حق سے عرض کرتا ہوں کہ اپنی جانوں اور اپنے مالوں پر رحم کرو۔ اور اس دریدہ دہنی سے باز آؤ جو خدا تعالیٰ کے مرسل کے مقابلہ میں کی جاتی ہے۔ خوب یاد

رکھو کہ اللہ تعالیٰ غیور ہے اور اس کا مقابلہ کرنے کی کسی انسان میں طاقت نہیں۔ مسیح موعودؑ کی صداقت کے ثابت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے لاکھوں نشانات دکھائے ہیں جن کو پڑھ کر دشمن بھی اقراری ہیں اور احرار یورپ بھی ان کی صداقت کا اقرار کر رہے ہیں۔ پس کیوں اپنے آپ کو ایسا بد قسمت بناتے ہو کہ دور دراز کے علاقوں کے لوگ تو اس نعمت الٰہی کو قبول کریں اور تم محروم رہو۔ اے مسلمان کہلانے والو! اور رسول کریم ﷺ کی محبت کے دم بھرنے والو! خدا کا خوف کرو اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اور نائب کا مقابلہ کرنے سے باز آؤ۔ کیا روز قیامت اس پاک رسولؐ کو مونہہ بھی دکھانا ہے یا نہیں؟ کیا اسلام کی عظمت تمہارا مدعا نہیں؟ کیا اسکی فتح تمہیں مقصود نہیں؟ اگر ہے تو خدارا سوچو کہ کیوں تم اسلام کی فتح اور اس کی عظمت کے اظہار کے وقت صرف اس لئے جوش میں آجاتے ہو کہ اس میں حضرت مرزا صاحب کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ مرزا صاحب نے تمہارا کیا بگاڑا ہے کہ تم ان کی مخالفت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی ہتک برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہو۔ یاد رکھو کہ خدا کے وعدے پورے ہو کر رہتے ہیں۔ سورج نکل آیا ہے اور اب تاریکی سوائے بند مکانوں اور غاروں اور تنگ سوراخوں کے اور کہیں باقی نہیں رہ سکتی۔ پس یہ مت سمجھو کہ کسی کی کوشش سے یہ سلسلہ ہلاک یا تباہ ہو جائے گا۔ اس کی سچائی پھیلے گی اور ضرور پھیلے گی اور تمام ممالک میں اس کی اشاعت ہوگی۔ پس وقت کو پہچانو اور اسلام پر رحم کرو۔ نہیں بلکہ اپنی جانوں پر رحم کرو اور دوڑ کر اس حق کو قبول کرو جو تمہیں عزت دینے اور اسلام کو دیگر ادیان پر دلائل و براہین سے غالب کرنے کے لئے ظاہر ہوا ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

خاکسار مرزا محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی
قادیان دارالامان۔ ضلع گورداسپور
۱۲ مئی ۱۹۱۷ء